مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء وطالبات

سے متعلق عمومی پوچھے جانے والے سوالات

FAQs

The ILM Foundation

مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب سے متعلق عمومی پوچھے جانے والے سوالات

Frequently Ask Questions about Mutalae Quran-e –Hakeem (FAQs)

۱۔ یہ نصاب تیار کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن حکیم اللہ کا پیغام ہے جو کہ تمام انسانوں کے لئے ہے۔ ہماری فلاح اور نجات اسی میں ہے کہ ہم اس کو سمجھیں اور اس کے تقاضوں پر عمل کریں۔ عام طور پر بڑوں کے لئے قرآن فہمی کے حوالے سے کہیں نہ کہیں کوئی اہتمام ہو جاتا ہے۔ نیز مسلمان کو جب توجہ ہوتی ہے تو وہ قرآن فہمی کی کوشش کر لیتا ہے۔ مگر ایک خیال یہ آیا کہ کیوں نہ اسکول کے نظام تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن فہمی کی کوشش کی جائے۔ اسکول میں اسلامیات بہر حال پڑھائی جاتی ہے تو کیوں نہ اسی دوران طلباء و طالبات کو پورے قرآنِ حکیم سے گزارنے کی کوشش کی جائے کیوں کہ اس عمر میں جو بات ذہن میں بٹھادی جاتی ہے اس کے اثرات دیرپا اور پائدار ہوتے ہے۔ ہماری ناقص معلومات کی حد تک ایسا کوئی مربوط نصاب دستیاب نہ تھا اس لئے کوشش کی گئی ہے کہ طلباء و طالبات کی ذہنی سطح کے مطابق قرآن حکیم کا ایک ایسا نصاب تیار کیا جائے جو ان کو عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ پڑھایا جائے اور بہت زیادہ اضافی وقت درکار نہ ہو نیز اس نصاب کا آغاز تیسری جماعت سے کرایا جائے۔ یوں طلباء اسکول ہی میں عصری تعلیم کے ساتھ ے سالوں میں پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح اور اہم مضامین سے واقف ہو جائیں۔

۲۔ لفظی تراجم اور تفاسیر پہلے سے موجود تھیں پھر اس نصاب کی ضرورت کیوں ہے؟

یقیناً ہمارے علماءِ کرام نے اس دور میں اردو زبان میں بہت کام کیا ہے جن میں لفظی تراجم، بامحاورہ ترجمے اور کئی تفاسیر بھی شامل ہیں جس میں بڑوں کی رہنمائی کے لئے یقیناً بہت مواد موجود ہوتا ہے۔ مگر عام طور پر مشکل زبان اور گہرے مضامین کی وجہ سے اسکولوں میں زیرِ تعلیم طلباء و طالبات کے لئے یہ باتیں ان کی ذہنی سطح سے بالاتر ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس نصاب میں کوشش یہ کی گئی ہے کہ جو معروف تراجم اور تفاسیر دستیاب ہیں اُنہی سے استفادہ کر کے بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق پورے قرآن حکیم کا ایک نصاب تیار کیا جائے۔ تاکہ قرآن فہمی ان طلباء و طالبات کے لئے آسان ہو سکے۔

۳۔ یہ نصاب کس مسلک کے مطابق ہے؟

یہ حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں کئی مسالک یا معروف مکاتب فکر موجود ہیں۔ ہم سب کا احترام کرتے ہیں اور یہ مکاتب فکر اور مسالک مسلمانوں ہی کے ہیں۔ لیکن قرآن حکیم کسی خاص مسلک کے لئے تو نہیں ہے بلکہ پورے عالَم کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے اس نصاب میں خاص طور پر یہ کوشش کی گئی ہے کہ معروف مکاتب فکر اور مسالک کے علماء کے تراجم و تفاسیر کو سامنے رکھتے ہوئے نصاب کو تیار کیا جائے اور کوشش کی گئی ہے کہ قرآن کا سادہ اور بنیادی پیغام طلباء و طالبات کے سامنے لایا جائے اور ایسے نکات جہاں کچھ اختلاف رائے ہو انہیں چھوڑ دیا جائے۔ مستقبل میں جب ان طلباء میں ان شاء اللہ قرآن حکیم کا فہم بڑھے گا اور اس کی مزید

خواہش پیدا ہو گی تو وہ اپنے اپنے مکاتب فکر و مسالک کے علماء سے بھی رہنمائی حاصل کر لیں گے ۔ تاہم کوشش یہ کی گئی کہ فرقہ وارانہ اور اختلافی امور کو مطالعہ ٔ قرآن حکیم کے نصاب میں زیر بحث نہ لایا جائے۔

۴۔ کیا اس نصاب کے لئے علماء کرام سے رجوع کیا گیا ہے ؟

الحمد للہ معروف مکاتب فکر کے چند علماء کرام اور مفتیان کرام کو ہم نے مطالعہ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب دکھایا ہے جنہوں نے الحمد للہ طلباء کے لئے فہم قرآن کے حوالے سے کی جانے والی اس کوشش کو بہت سراہا ہے۔اس کے علاوہ ایک عالم دین تو وہ ہیں جو اس پورے نصاب کا (چاہے وہ طلباء کی کتاب ہو یا اساتذہ کے نوٹس ہوں ان سب کا) ایک ایک لفظ دیکھتے ہیں۔مزید براں چند علماء کرام کی تصدیق ہمارے پاس تحریری شکل میں بھی موجود ہے۔

۵۔ اس نصاب میں شامل ترجمہ اور تشریح کس طرح مرتب کی گئی ہے؟

جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ اس نصاب کی تیاری میں معروف مکاتب فکر کے تراجم اور تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔اردو زبان کے پچاس (۵۰) سے زیادہ تراجم و تفاسیر کو سامنے رکھ کر یہ نصاب مرتب کیا گیا ہے اور انہی کی حدود میں رہ کر طلباء کی ذہنی سطح کے مطابق ترجمہ کو آسان بھی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کیوں کہ زبان ہر دور میں بدلتی رہتی ہے اسی لئے ترجمہ کو آسان کیا گیا ہے۔مزید براں معروف تفاسیر کو سامنے رکھ کر ہی اساتذہ کے لئے ایسے نوٹس مرتب کئے گئے ہیں جن پر اکثر علماء کا اتفاق ہے۔جو اساتذہ چاہیں وہ دی علم فاؤنڈیشن کی لائبریری بھی Visit کر سکتے ہیں جس میں کئی تراجم و تفاسیر موجود ہیں اور الحمد للہ آن لائن Resources سے بھی بہت کچھ استفادہ کیا جا رہا ہوتا ہے۔

۶۔ اس نصاب کی تیاری میں مصروف لوگ کون ہیں؟

الحمد للہ دی علم فاؤنڈیشن کی وہ ٹیم جو اس نصاب پر کام کر رہی ہے وہ بنیادی طور پر پانچ افراد پر مشتمل ہے اور یہ تمام ساتھی نوجوان ہیں اور یہ تمام افراد قرآنِ حکیم کی بنیادی عربی کو سیکھ چکے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک مدرسین بھی ہیں، چند ایک جمعہ کے خطیب بھی ہیں اور وہ الحمد للہ ماہ رمضان المبارک میں قرآن کا مکمل ترجمہ اور تشریح بھی بیان کرتے ہیں۔ ان ساتھیوں نے باقاعدہ قرآن فہمی کورسز کئے ہیں جس میں انہوں نے باقاعدہ یہ سیکھا ہے کہ قرآنِ حکیم کا ترجمہ اور تشریح کیسے کی جائے؟ ان کے علاوہ جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ ایک عالم دین یہ پورا نصاب دیکھتے ہیں، اس کا ایک ایک حرف ان کی نظر سے گزرتا ہے پھر یہ طباعت کے مراحل میں جاتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی چند ایک معروف مکاتب فکر کے علماء کو یہ نصاب دکھایا جاتا ہے اور گاہے بگاہے یہ نصاب اساتذہ کرام اور دیگر اہل علم حضرات کو بھی دکھا کر ان سے رہنمائی لی جاتی ہے۔

۷۔ دی علم فاؤنڈیشن کو کون لوگ چلا رہے اور مالی معاونت کس طرح ہو رہی ہے؟

دی علم فاؤنڈیشن اصل میں ایک ٹرسٹ ہے جس کے تقریباً دس کے قریب Trustees ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جو شہر کراچی کے معروف کاروباری طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ ﷻ نے انہیں درد دل بھی عطا فرمایا ہے اور دین کی خدمت کا جذبہ بھی دے رکھا ہے۔ اللہ ﷻ نے

ان کو اپنی نعمتوں سے بھی نوازا ہے۔ یہ حضرات چاہتے ہیں کہ کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالیں اور یہ سارا عمل صدقہ جاریہ بن جائے۔ اس کے سوا ان حضرات یا ادارے کو چلانے والوں کے پیشِ نظر کوئی اور مقصد نہیں ہے۔

۸۔ کتنے اداروں اور اسکولوں میں یہ نصاب پڑھایا جارہا ہے؟

الحمدللہ اس وقت پاکستان کے طول و عرض میں ہزاروں اسکولوں میں پانچ لاکھ سے زائد طلباء وطالبات نصاب "مطالعۂ قرآن حکیم" سے مستفید ہورہے ہیں جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ ان اسکولوں میں "دی سٹیزن فاؤنڈیشن (TCF)" کے ملک بھر میں قائم ایک ہزار سے زائد اسکول نیز تعمیر ملت فاؤنڈیشن، میمن ایجوکیشنل بورڈ، جمعیت ایجوکیشنل بورڈ، الھدیٰ شعور اسکولز، ایس پی ایس اسکولز، غازی فاؤنڈیشن، دارِ ارقم، گورنمنٹ سیکنڈری اسکولز اَپر دیر اور صوابی، گرین کریسنٹ ٹرسٹ اسکولز، ارقم پبلک اسکولز، ایف سی میوند رائفلز اسکولز، اقرأ اسکولز سسٹم، حرا اسکولز سسٹم، کاوش ویلفیئر اسکولز، اور پنجاب ایجوکیشنل نیٹ ورک کے سینکڑوں اسکول شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بعض دینی مدارس، کیمبرج اسکولز اور سرکاری اسکولوں میں بھی "مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کے نصاب کی تدریس کا سلسلہ کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

۹۔ کتاب کی حفاظت اور ادب کا مسئلہ کیسے حل کیا جائے؟

اس کا بنیادی جواب تو یہ ہے کہ اسکولوں میں طلباء اسلامیات کی کتاب بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں جس میں قرآن وحدیث پر مبنی مواد شامل ہوتا ہے۔ جہاں تک نابالغ بچوں کی بات ہے تو ظاہر ہے ان پر شریعت کے احکام لاگو نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ گناہ گار تو نہیں ہوتے تاہم ہمیں چاہیئے کہ خواہ اسلامیات کی کتاب ہو یا اردو ہی کی کتاب، جہاں بھی اللہ ﷻ کا نام لکھا ہو ہمیں اِنہیں اس کا ادب سکھانا چاہیئے۔ جیسے اسلامیات کی کتاب اسکولوں میں پڑھائی جاتی ہے ویسے ہی یہ مطالعۂ قرآن حکیم کی کتاب بھی پڑھائی جائے گی۔ مگر ادب ضرور کرنا چاہیئے۔ تاہم علماء کرام یہ فرماتے ہیں کہ جس کتاب میں قرآن کا متن کم ہو اور ترجمہ، تشریح اور دیگر الفاظ کی تعداد زیادہ ہو تو اس کتاب کے مجموعہ کو قرآن نہیں کہا جائے گا۔ مطالعۂ قرآن حکیم کی کتاب پر قرآن کا تو اطلاق نہیں ہو گا مگر بچوں کو شروع ہی سے ادب سکھایا جائے تاکہ وہ ادب کرنا سیکھیں جیسے کہ کہاوت ہے کہ باادب بانصیب بے، ادب بے نصیب۔

۱۰۔ اس نصاب کو کون پڑھائے گا؟

ہر اسکول میں اسلامیات کا مضمون تو پڑھایا ہی جاتا ہے اور اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ مسلمان ہی ہوا کرتے ہیں۔ تو کم سے کم جس استاد پر یہ اعتماد ہو کہ وہ مسلمان بچوں کو اسلامیات پڑھالیں گے تو ہمارا خیال ہے کہ ایسے ہی ایک استاد مطالعۂ قرآن حکیم کے نصاب کو بھی پڑھا سکیں گے۔ ان کی تھوڑی سی رہنمائی اور ترغیب و تشویق کی ضرورت ہو گی جو الحمدللہ دی علم فاؤنڈیشن کے پلیٹ فارم سے کی جاتی ہے۔ اساتذہ کے لئے علیحدہ سے تدریسی ہدایات بھی مرتب کی گئی ہیں اور ان کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی تیار کی جاچکی ہے۔ جب اساتذہ یہ نصاب پڑھانا شروع کرتے ہیں تو انہیں ابتدائی رہنمائی بھی فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس نصاب کے ہر حصہ کے حوالہ سے اساتذہ کو نوٹس بھی فراہم کیئے جاتے ہیں جو کہ آیت بہ آیت تفسیری نکات پر مشتمل ہیں۔ اس طرح ہر آیت جو نصاب میں پڑھائی جائے گی اس کے تفسیری نکات بھی فراہم کر دیئے جاتے ہیں۔ یوں تدریسی ہدایات، ابتدائی رہنمائی اور آیت بہ آیت تشریحی نکات ان سب کے مجموعہ کے ذریعے اسلامیات کے اساتذہ بھی یہ نصاب مؤثر طور پر با آسانی پڑھا سکیں گے، ان شاءاللہ۔

۱۱۔ اس نصاب کو کیسے پڑھایا جائے؟

قرآنِ حکیم دنیا کی سب سے عظیم کتاب ہے۔ اس لئے جو اساتذہ اس نصاب کو پڑھا رہے ہیں وہ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں کہ کتنے عظیم کام کے لئے اللہ ﷻ نے انہیں چن لیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں (صحیح بخاری)۔ سوال یہ ہے کہ کیسے پڑھایا جائے؟ عرض ہے کہ جو اساتذہ اسلامیات پڑھاتے ہیں وہ اسلامیات کے نصاب میں شامل قرآنِ حکیم کا کچھ حصہ بھی پڑھاتے ہیں۔ مگر اس نصاب کی تدریس کے لئے ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ ابتدائی دو حصّوں میں دو طرفہ تدریس کا انداز زیادہ ہو اور تیسری جماعت سے یہ نصاب پڑھایا جائے اور دُہرا دُہرا کر طلباء کے ذہنوں میں بنیادی بات بٹھائی جائے۔ اس حوالے سے ایک ڈیمو کلاس بھی ریکارڈ کرائی گئی ہے۔ اس سے بھی اساتذہ فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کسی اسکول میں ضرورت ہو تو دی علم فاؤنڈیشن کی طرف متعلقہ اسکول میں بھی ڈیمو کلاس کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔

۱۲۔ کیا اساتذہ کی رہنمائی کے لئے نمونہ کے طور ڈیمو کلاس کرائی جاتی ہے؟

اساتذہ کی رہنمائی کے لئے نمونہ کے طور پر ایک ڈیمو کلاس ریکارڈ کرائی گئی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اساتذہ کے لئے ایک ابتدائی بنیاد سامنے آجائے کہ کس طرح اس نصاب کی تدریس کی جائے۔ تاہم اساتذہ میں تھوڑا سا جذبہ و ارادہ ہو اور یہ احساس بھی ہو کہ اللہ نے ہمیں اس عظیم کام کے لئے چن لیا تو پھر کسی ڈیمو کلاس کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی۔ جب سے اس نصاب کا سلسلہ شروع ہوا ہے ۴۰۰ اسکولوں میں سے صرف دو ہی اسکولوں کی طرف سے ڈیمو کلاس کا تقاضا آیا ہے۔ پھر ڈیمو کلاس کے بعد انہوں نے بھی کہا کہ یہ اتنا آسان ہے کہ شاید ڈیمو کی ضرورت پیش نہ آتی۔ اکثر اسکولوں میں جو اساتذہ ہیں وہ اتنے جذبے والے ہیں کہ انہوں نے خود ہی یہ کام شروع کیا اور الحمدللہ اکثر کو ڈیمو کلاس کی ضرورت بھی پیش نہیں آئی۔ تاہم اگر پھر بھی اس کی ضرورت ہو تو اس حوالہ سے تیار کردہ ویڈیو ریکارڈنگ بھی اس کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے اور اگر دی علم فاؤنڈیشن کی جانب سے کسی اسکول میں جانے کی ضرورت ہو اور ممکن ہو تو اس کی بھی کوشش کی جاسکتی ہے۔

۱۳۔ کیا اس نصاب کی آڈیو، ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہے؟

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ اس نصاب کی تعارفی ویڈیو، ڈیمو کلاس کی ویڈیو، اساتذہ کے لئے تدریسی ہدایات اور عمومی طور پر کیئے جانے والے سوالات (FAQs) کے جوابات پر مبنی ویڈیو ریکارڈنگ بھی موجود ہے۔ آئندہ ہمارا ارادہ ہے کہ اس پورے نصاب کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی تیار کرلی جائے۔ اس کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ اس نصاب کو آن لائن پیش کیا جاسکے ۔ نیز یہ مقصد بھی ہے کہ جن اسکولوں میں اس نصاب کو کسی وجہ سے پڑھانا ممکن نہیں ہے یا وہاں اساتذہ دستیاب نہیں ہیں تو ایسی جگہوں پر اس ویڈیو ریکارڈنگ سے استفادہ کیا جاسکے۔ مزید براں کچھ اساتذہ اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں تو ان کے لئے بھی یہ میسر آسکے۔

۱۴۔ کیا یہ نصاب اسلامیات کا نعم البدل ہے؟

یہ بات واضح ہے کہ اسلامیات کا نصاب جامع (Comprehensive) ہوتا ہے جس میں عقائد، عبادات، ایمانیات، اور اخلاقیات پر بات ہوتی ہے، سیرت النبی ﷺ پر گفتگو ہوتی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حقوق العباد پر بھی گفتگو ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات بھی ہم جانتے ہیں کہ ہمارے تعلیمی نصاب کی سب سے پتلی کتاب اسلامیات کی ہوتی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ جتنی اسلامیات پڑھائی جانی چاہیئے وہ نہیں پڑھائی جارہی۔ ہم اس نصاب کو اسلامیات کا نعم البدل تو نہیں کہیں گے لیکن ایک Value Addition ضرور کہیں گے کہ ہمارے طلباء وطالبات کی ذہنی سطح دینی معلومات کے اعتبار سے بلند ہونی چاہیئے۔ آج کے دور میں عموماً لوگ پچاس ساٹھ سال کے ہو جاتے ہیں مگر قرآن ترجمہ کے ساتھ پڑھا ہی نہیں ہوتا۔ (الاماشاءاللہ)۔ تو سوچیئے! کہ آج ایک طالب علم اگر پورے قرآنِ حکیم کا ترجمہ، اسکی تشریح اور اخلاقی ہدایات کے علاوہ بہت بڑے علمی ذخیرے سے گزر جائے گا جو اس مکمل نصاب کی صورت میں دیا جا رہا ہے تو سوچیئے! اس کی اسلامیات اور دینی معلومات کا معیار کیا ہو گا۔ بہر حال اس نصاب کی شدید ضرورت تھی جس کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۵۔ اسلامیات کے نصاب کے ساتھ اس کے لئے وقت کیسے نکالیں؟

انگریزی میں کہا جاتا ہے کہ When there is a will there is a way، اگر نیت صاف ہو تو منزل آسان ہو جاتی ہے۔ الحمدللہ ۸۰۰ سے زائد اسکولوں میں اسلامیات کے ساتھ ہی پڑھایا جارہا ہے، ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ان میں سے کسی کو مشکل پیش نہیں آئی۔ سب نے کہا یہ نصاب ہمارے اسکول میں لازماً ہونا چاہیئے۔ قرآنِ حکیم کی تعلیم سے بڑھ کر کون سی تعلیم ہو سکتی ہے۔ کچھ اسکولوں نے اس نصاب کے لئے کچھ کلاسز کا اضافہ کیا ہے۔ دوسرا یہ کہ اسلامیات کے نصاب میں قرآن کا کچھ حصہ (Portion) ہوتا ہے لیکن وہ بہت تھوڑا ہوتا ہے، تو کچھ وہ حصہ تو اس نصاب سے مکمل ہو رہا ہو گا مثلاً ناظرہ، کچھ حفظ، اخلاقیات وغیرہ، کچھ وقت وہاں سے نکال لیا جاتا ہے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کے ساڑھے تین سال کے تجربہ میں اب تک وقت دستیاب نہ ہونے کی شکایت نہیں آئی۔ اس لئے جو بھی دین کا درد رکھنے والے، فکر آخرت رکھنے والے اور قرآنِ حکیم سے محبت رکھنے والے ساتھی ہوں گے وہ خود وقت نکال لیں گے۔ ہمارے پاس اس کے تجربات اسکولوں کی انتظامیہ اساتذہ، والدین اور بچوں کی طرف سے موجود ہیں کہ وہ پڑھنا چاہتے ہیں اور جب سب کی Will ہو تو راستہ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ آسان فرما دیتا ہے۔

۱۶۔ کیا اس نصاب کا امتحان لینا لازمی اور اس کے نمبر شمار کرنا ضروری ہے؟

جب بھی کسی نئے نصاب کا اضافہ ہوتا ہے تو اکثر یہ پریشانی ہوتی ہے کہ ایک اور کورس کا اضافہ ہو گیا لیکن الحمدللہ ہماری معلومات کے مطابق اکثر اسکول اس نصاب کو اسلامیات میں شامل کر کے اس کا لازمی امتحان بھی لیتے ہیں۔ لیکن دی علم فاؤنڈیشن کی طرف سے کوئی ایسی پابندی نہیں ہے یہ فیصلہ ہم نے اسکول کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ تاہم یہ ضرور عرض کریں گے کہ جب تمام مضامین کا امتحان لیا جاتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ طلباء نصاب کو دہرا لیتے ہیں تو یہ معاملہ قرآنِ حکیم کے ساتھ بھی ہونا چاہیئے کہ اس کی دہرائی بھی ہو تا کہ ایک ایک بات ذہن نشین ہو جائے۔ اس حوالہ سے علم فاؤنڈیشن کی طرف سے استفادہ کے لئے حصہ اول کا ماڈل پیپر بھی تیار کیا گیا ہے۔

۱۷۔ کیا نصاب کی تدریس کو جانچنے کا کوئی نظام ہے کہ اسے باقاعدگی سے پڑھا جارہا ہے یا نہیں؟

اس ضمن میں ایک فارم تیار کیا گیا ہے جو اسکول کو فراہم کیا جاتا ہے اور گزارش ہوتی ہے کہ وہ اسے ماہانہ بنیادوں پر پُر کرکے ڈاک کے ذریعے یا ای میل کے ذریعے بھجوادیں۔ یوں ہمیں تدریس کے حوالے سے تازہ ترین صورتحال کا علم ہوتا رہتا ہے۔ مزید براں کوشش کی جاتی ہے کہ ہر مہینے دی علم فاؤنڈیشن کی طرف سے بذریعہ فون اسکول کے بتائے ہوئے وقت کے مطابق جب متعلقہ استاد دستیاب ہوں، رابطہ کرکے فون ہی پر رپورٹ لے لی جائے۔ جسے ہم اپنے ریکارڈ میں محفوظ کرلیتے ہیں۔ یوں ہمیں نصاب کی تکمیل (Coverage) کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ مزید براں اس رابطہ کے ذریعہ اگر ہمیں اساتذہ کو کوئی مشورہ یا تجویز دینی ہو تو وہ بھی فراہم کردیتے ہیں۔

۱۸۔ کیا طلباء کی کارگردگی کو جانچنے کا کوئی نظام ہے؟

دی علم فاؤنڈیشن کا براہِ راست رابطہ طلباء وطالبات سے نہیں ہوتا بلکہ یہ رابطہ اساتذہ اور اسکول انتظامیہ کا ہی طلباء وطالبات سے ہوتا ہے۔ ہم نے یہ معاملہ اسکول کی صوابدید پر چھوڑا ہے۔ اسکولز اپنے طور پر اس نصاب کے حوالے سے کوئز پروگرام بھی کراتے ہیں اور ماہانہ، ششماہی اور سالانہ بنیاد پر امتحان بھی لیتے ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق کئی اسکول ایسا کررہے ہیں۔ البتہ اکتوبر ۲۰۱۲ میں دی علم فاؤنڈیشن نے ایک کوئز پروگرام منعقد کیا تھا جس میں وہ ۱۱۳ اسکول شریک ہوئے جو حصّہ اوّل کی تکمیل کرچکے تھے۔ یہ پروگرام کوئز، آرٹ اور تقریری مقابلے پر مشتمل تھا۔ جس سے یہ محسوس ہوا کہ نہ صرف طلباء وطالبات نے بہت اچھا مطالعہ کیا بلکہ اساتذہ کی طرف سے بھی بھرپور طریقے پر نصاب کی تکمیل کرائی گئی۔ تو فی الوقت ہم اس طرح کے مقابلہ جات کا انعقاد کررہے ہیں مگر آئندہ ہمارا پروگرام ہے کہ ایک مرکزی سوال نامہ دی علم فاؤنڈیشن کی طرف سے بنایا جائے اور پھر اس کے لحاظ سے جانچ پڑتال کی جائے اور اس کی بنیاد پر طلبا وطالبات کو سند اور تحائف بھی دیئے جائیں۔ لیکن یہ آئندہ کا منصوبہ ہے دعا ہے کہ اس پر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۹۔ کیا اس نصاب کی تدریس سے طلباء کے علم وعمل اور کردار میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی ہے؟

عموماً لوگ چاہتے ہیں کہ تبدیلی فوراً نظر آئے مگر جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ دی علم فاؤنڈیشن کا براہ راست رابطہ طلباء وطالبات سے نہیں ہے۔ ہم اسکول سے ہی رابطہ کرسکتے ہیں۔ اساتذہ سے ملنے والی معلومات کے مطابق طلباء نہ صرف اس نصاب میں دلچسپی لیتے ہیں بلکہ جو سرگرمیاں ان سے کرائی جاتی ہیں ان پر بھی بھرپور توجہ دیتے ہیں اور نصاب میں دی جانے والی گھریلو سرگرمیاں گھر والوں کی معاونت سے کرتے ہیں۔ اس طرح گھر والوں کی بھی شمولیت ہوجاتی ہے۔ اساتذہ کے مطابق طلباء میں انبیاء علیہم السلام کے قصوں اور علم وعمل کی باتوں میں اخلاقی اسباق کے ذریعے ان کے کردار وعمل میں بھی تبدیلی دکھائی دیتی ہے۔ ایک مرتبہ کچھ والدین سے بھی اس نصاب کے بارے میں تاثرات فارم بھروائے گئے تو ان کے تاثرات بہت مثبت اور امید افزا تھے۔ باقی اصل کیفیت تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔ بہرحال جو تاثرات اساتذہ اور والدین کی طرف سے ہم تک پہنچ رہے ہیں، ان کے مطابق اچھے اثرات ہیں جو طلباء میں دکھائی دے رہے ہیں۔

۲۰۔ کیا امتحان لینے کے لئے ماڈل پیپرز تیار کئے گئے ہیں؟

مطالعہ قرآنِ حکیم کے نصاب کے لئے اسکول کے لئے امتحان لازم نہیں کیا گیا ہے یہ اسکول کی اپنی صوابدید پر منحصر ہے۔ تاہم اب کچھ اسکولوں کی طرف سے تقاضا آرہا ہے کہ دی علم فاؤنڈیشن خود کوئی ماڈل پیپر بنا دے۔ بعض اسکولوں نے ہماری معاونت کے لئے ہمیں اپنے پیپرز بھی فراہم کیئے ہیں۔ جن کی بنیاد پر الحمدللہ دی علم فاؤنڈیشن کی طرف سے حصہ اوّل کے ماڈل پیپر تیار کر کے اسکولوں کو فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی اسکولوں کی صوابدید پر ہے کہ وہ اس پیپر کو کس طرح استعمال کریں۔

۲۱۔ کیا تیسری جماعت کے طلباء وطالبات سے اس نصاب کا آغاز کرنا موزوں ہے؟

بعض لوگوں کی طرف سے یہ سوال آتا ہے کہ کیا تیسری جماعت کے طالب علم کو اتنا بھاری نصاب پڑھایا جائے گا؟ اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ الحمدللہ ۸۰۰ سے زائد انفرادی اسکولوں میں زیادہ تر تیسری جماعت سے ہی یہ نصاب پڑھایا جارہا ہے۔ پچھلے سات سالوں کے تجربے سے یہ بات سامنے آچکی ہے کہ Cambridge سسٹم پر چلنے والے اسکول، Matric سسٹم پر چلنے والے اسکول اور وہ اسکول جن میں حفظ وناظرہ کا اہتمام ہوتا ہے، سب میں ہی یہ نصاب تیسری جماعت سے پڑھایا گیا ہے اور پڑھایا جارہا ہے۔ ان اسکولوں کے طلباء نے کوئز پروگرام میں شرکت بھی کی ہے اور یہ طلباء پاس ہو کر تیسری جماعت سے چوتھی جماعت میں بھی جارہے ہیں۔ یہ خود اس بات کی گواہی ہے کہ اس نصاب کو تیسری جماعت میں پڑھایا جا سکتا ہے۔ تیسری جماعت سے اس نصاب کی تدریس کی تجویز اس لئے بھی ہے کہ عام طور پر جب ایک طالب علم قرآن پڑھ رہا ہو تو تیسری جماعت تک پہنچتے پہنچتے قرآنِ حکیم کے کچھ یا اکثر پارے وہ پڑھ چکا ہوتا ہے اور قرآنِ حکیم کے الفاظ سے مانوس ہو چکا ہوتا ہے نیز اردو پڑھنا بھی کسی درجہ میں اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ ان دلائل کی بنیاد پر اس نصاب کو تیسری جماعت سے شروع کرنے کی گزارش کی گئی ہے۔

۲۲۔ کیا بڑی جماعتوں (کلاسز) کے طلباء وطالبات بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں؟

مطالعہ قرآن حکیم کا یہ نصاب صرف تیسری جماعت کے طلباء ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام کلاسز کے طلباء وطالبات اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً اس نصاب میں تیسری جماعت میں سورہ فاتحہ پڑھائی جاتی ہے جو ہر مسلمان ہر نماز کی ہر رکعت میں تلاوت کرتا ہے یا سنتا ہے۔ چنانچہ خواہ ایک طالب علم تیسری جماعت میں ہو یا آٹھویں جماعت میں، قرآن حکیم تو ہر عمر میں ایک ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے اسکول ایسے ہیں جو تیسری جماعت سے آٹھویں جماعت اور بعض میٹرک کی کلاسوں میں بھی پہلے حصہ اول پڑھاتے ہیں، پھر حصہ دوم اور پھر آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے کے بڑی کلاسز کے طلباء ایک ہی سال میں حصہ اول اور حصہ دوم ختم کرلیں، کیوں کہ وہ باشعور بھی ہوتے اور اس عمر میں باآسانی اس نصاب کو سمجھ لیتے ہیں۔

۲۳۔ رنگوں کے استعمال کا مقصد کیا ہے؟ ہر لفظ کا الگ الگ ترجمہ کیوں نہیں کیا گیا؟

دو رنگ اس لئے استعمال کیئے گئے ہیں تاکہ جتنا قرآنِ حکیم کا متن ایک رنگ میں ہو اسی رنگ میں اس متن کا ترجمہ بھی اس متن کے نیچے آجائے پھر آیت کا دوسرا حصہ دوسرے رنگ میں آئے اور اس کا ترجمہ اسی رنگ میں نیچے آجائے۔ مقصد یہ ہے کے بعض آیات طویل ہوتی ہیں اور ان کا پڑھنا طلباء کے لئے دشوار ہو سکتا ہے، تو اس کو ہم نے چھوٹے حصوں میں تقسیم کیا ہے اور یہ تقسیم رنگوں کے ذریعے سے

کی گئی ہے۔ یہ اب ایک معروف طریقہ ہے جو دیگر اداروں نے بھی استعمال کیا ہے۔ لفظی ترجمہ اس لئے نہیں کیا گیا کہ بہت سے لفظی تراجم پہلے سے ہی دستیاب ہیں۔ مقصد یہ تھا کہ اتنا متن اور ترجمہ ایک ہی رنگ میں دیا جائے جو ایک مکمل بات محسوس ہو۔ مزید براں آیات کی چھوٹے حصوں میں تقسیم کا ایک اور مقصد یہ ہے کہ اساتذہ کو پڑھانے اور طلباء کو پڑھنے میں آسانی ہو جائے۔ پھر ان چھوٹے حصوں کو دہرانا بھی آسان ہوتا ہے۔ یہ چھوٹا حصہ کبھی ایک چھوٹی آیت بھی ہو سکتی ہے جیسے۔۔ الرحمٰن۔۔ اور کبھی آیت کا ٹکڑا بھی ہو سکتا ہے جیسے ۔۔۔الحمدللہ الذی۔۔

۲۴۔ مختلف سورتوں کے انتخاب میں کیا حکمت ہے؟

اس نصاب کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ("مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کے ہر حصے کے آخر میں اس نصاب کی پوری تفصیل موجود ہے)۔ کوشش کی گئی ہے کہ ابتدائی دو تین حصوں میں انبیاء علیہم السلام کے واقعات کو پہلے بیان کیا جائے کیوں کہ ان کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ چھوٹے اور بڑے سب آسانی کے ساتھ قصوں سے باتیں سمجھ لیتے ہیں۔ نیز ان قصوں کے ساتھ چھوٹی مکی سورتوں کو لیا گیا ہے۔ پھر بڑی مکی سورتوں کو شامل کیا گیا اور اس کے بعد آخری حصوں میں مدنی سورتوں کو شامل کیا جائے گا۔ اس طرح اس نصاب میں سورتوں اور قرآن کے مقامات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یعنی آسان سے مشکل کی طرف گئے ہیں۔ جسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ Simple سے Complex کی طرف یا پھر Easy سے Difficult کی طرف جانا۔

۲۵۔ مکی اور مدنی سورتوں کو کس لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے؟

مکی سورتیں قرآن حکیم کا تقریباً دو تہائی حصہ ہیں جبکہ ایک تہائی قرآن مدنی سورتوں پر مشتمل ہے۔ مکی سورتوں کی آیات بھی چھوٹی ہیں اور ان کا سمجھنا بھی آسان ہے۔ ان میں عقائد، اخلاقیات، ایمانیات، واقعات انبیاء علیہم السلام اور فکر آخرت کا بیان ہے۔ مدنی سورتوں میں شریعت کے احکامات اور اوامر ونواہی یعنی Dos اور Don'ts کا بیان ہے۔ اس نصاب کے پہلے پانچ حصے مکی سورتوں پر مشتمل ہیں اور آخری دو حصے مدنی سورتوں پر مشتمل ہیں۔ آخری حصوں کو کلاس ۷، ۸ اور ۹ یا ۱۰ میں پڑھایا جائے گا۔ تاکہ جب طلباء باشعور ہوں تو انہیں مدنی سورتیں پڑھائی جائیں جن میں شریعت کے احکامات آئے ہیں۔ ترتیبِ نزولی کے اعتبار سے یہ بات معروف ہے کہ پہلے مکی سورتیں نازل ہوئیں پھر مدنی سورتیں۔ اس حکمت کو بھی سامنے رکھتے ہوئے مکی اور مدنی سورتوں کی ترتیب کو اس نصاب میں رکھا ہے۔

۲۶۔ اس نصاب کے کتنے حصے مکمل ہو چکے ہیں؟ اور کتنے عرصے میں بقیہ حصے مکمل ہوں گے؟

اب تک پانچ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ ان شاء اللہ ۲۰۱۸ء کے اختتام تک اس نصاب کے تمام سات حصے مرتب ہو کر شائع ہو چکے ہوں گے۔

۲۷۔ یہ نصاب ایک دفعہ مکمل کر کے تدریس کا آغاز کیوں نہیں کیا گیا؟

اب تک صرف ایک ہی اسکول کی طرف سے اس نوعیت کا سوال آیا ہے۔اس بارے میں ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ ہم ہر سال نصاب کا ایک ہی حصہ تیار کریں گے ان شاء اللہ۔ مقصد یہ ہے کہ نصاب کے جو حصے شائع ہو چکے ہیں ان کے متعلق اساتذہ، والدین اور خود طلباء کی طرف سے آنے والے تاثرات نیز ہمارے اپنے تجربات کو سامنے رکھ کر آئندہ کے حصوں کو بہتر طور پر مرتب کیا جائے۔

۲۸۔ عقائد اور عبادات کی تفصیلات بیان نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

عقائد اور عبادات کی بہت زیادہ تفصیلات میں نہ جانے کی وجہ یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اسلامیات کی عمومی کتابوں میں بنیادی عقائد (ایمانیات میں سے توحید، رسالت اور آخرت کا بیان شامل ہوتا ہے) اور عبادات (نماز، زکوۃ، روزہ اور حج) کی تفصیل بھی شامل ہوتی ہے۔اس لئے نصاب کے ابتدائی حصوں میں عقائد اور عبادات کی زیادہ تفصیل بیان نہیں کی گئی ہے۔بعد کے حصوں میں جب مدنی سورتوں آئیں گی تو وہاں تفصیلات دی جائیں گی ان شاء اللہ۔ جبکہ نصاب کے شروع کے حصوں میں چونکہ مکی سورتیں ہیں اس لئے ان بنیادی عقائد توحید، رسالت اور آخرت پر زیادہ زور دیا گیا ہے جو کہ مکی سورتوں کے بنیادی مضامین ہیں۔

۲۹۔ کیا مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب میں سیرت النبی ﷺ کا ذکر بھی کیا گیا ہے؟

پورا قرآن حکیم دراصل سیرت النبی ﷺ ہی ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن (بخاری) یعنی نبی کریم ﷺ کے اخلاق تو قرآن تھے۔ البتہ جہاں تک تسلسل کے ساتھ سیرت النبی ﷺ کے شروع سے آخر تک بیان کرنے کا معاملہ ہے تو وہ اسلامیات کی کتابوں میں مختصراً موجود ہوتا ہے یعنی ولادتِ مبارکہ سے لے کر وصال تک کے حالات یعنی سیرت النبی ﷺ کا مکّی اور مدنی دور۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب میں جب مکی سورتیں پڑھائی جائیں گی تو نبی کریم ﷺ کے مکّی دور کے حالات سامنے آجائیں گے یاد رہے کہ دو تہائی سے زیادہ قرآن مکّی سورتوں پر مشتمل ہے۔ اسی طرح جب مدنی سورتیں پڑھائی جائیں گی تو سورۂ انفال میں غزوۂ بدر، سورۂ آلِ عمران میں غزوۂ اُحد، سورۂ احزاب میں غزوۂ احزاب، سورۂ فتح میں صلح حدیبیہ اور سورۂ توبہ میں غزوۂ تبوک کا بیان بھی آئے گا۔ تاہم مطالعہ قرآنِ حکیم میں شامل تمام سورتوں اور واقعات کی آیت بہ آیت تشریحات میں آپ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے پہلو اور آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ کو بکثرت بیان کیا گیا ہے اور طلبہ پر سیرت النبی ﷺ کی اہمیت واضح کرنے اور اس سے عملی تعلق پیدا کرنے کوشش کی گئی ہے۔ نیز "رہنمائے اساتذہ اور مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل" میں مختصر انداز میں سیرت النبی ﷺ پر مشتمل مواد بھی فراہم کیا گیا ہے تاکہ اساتذہ اور طلبہ اس بھی استفادہ کر سکیں۔

۳۰۔ کیا اس نصاب میں احادیث مبارکہ کو بھی شامل کیا گیا ہے؟

جی ہاں مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات اور "رہنمائے اساتذہ" کے ہر باب میں احادیث مبارکہ کو بیان کیا گیا ہے۔ جو بچوں کی ذہنی سطح اور دستیاب وقت کے مطابق ہے۔ بعد کے حصّوں خصوصاً مدنی سورتوں (جن کی تشریح کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے) کے بیان میں متعلقہ آیات کی تشریح میں احادیث کے مزید حوالے بیان کیئے جائیں گے۔ جیسے جیسے حصّوں کی تعداد آگے بڑھے گی ویسے ویسے متعلقہ احادیث

"رہنمائے اساتذہ" میں شامل کی جائیں گی ان شاءاللہ کیوں کہ آیاتِ قرآنی کی تشریح کے لئے قرآنی آیات کے ساتھ اہم ترین ذریعہ آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ ہی ہیں۔

۳۱۔ اگر عربی گرامر پڑھائی جائے تو یہ بات ترجمہ سکھانے کے لئے زیادہ مفید نہیں ہو گی؟

عربی گرامر ضرور ہونی چاہیئے بلکہ قرآنی عربی گرامر ہونی چاہیئے کیوں کہ عربی بول چال Spoken Arabic اور قرآنی عربی Quranic Arabic میں خاصا فرق ہے۔ لیکن یہ ایک تکنیکی پہلو Technical Aspect ہے۔زبان سکھانے کیے لئے زیادہ Expertise کی ضرورت ہوتی ہے۔ناظرہ قرآن اور اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ تو بہت دستیاب ہوتے ہیں مگر قرانی عربی پڑھانے والے اساتذہ بہت کم میسر ہیں۔اگر کوئی اسکول چھ سات سالوں میں تقریباً ۲۰۰ گھنٹے فارغ کرنے کو تیار ہو تو انہیں قرآنی عربی کا نصاب بھی فراہم کیا جاسکتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ۲۰۰ گھنٹے لائیں کہاں سے؟ مطالعۂ قرآن حکیم کے نصاب کے لئے ۳۵۰ گھنٹے مانگے گئے ہیں۔سات سالوں میں یہ وقت نکال کر مختص کر دیا جائے تو یہ نصاب ان شاءاللہ مکمل ہو جائے گا۔تاہم جہاں کہیں وقت بھی دستیاب ہو اور وہاں قرآنی عربی پڑھانے والے اساتذہ بھی موجود ہوں تو یہ " نورٌ علیٰ نور" والی بات ہو گی۔

۳۲۔ کیا گرمیوں کی چھٹیوں میں اس نصاب کی تدریس ہو سکتی ہے؟

جو اسکول اپنے طلباء وطالبات کو چھٹیوں میں بلاسکتے ہوں اور رضا کارانہ طور پر ان کے پاس اساتذہ بھی موجود ہوں تو ان کے ہاں یہ کام ضرور ہونا چاہیئے۔دی علم فاؤنڈیشن کی جانب سے اس معاملے میں معاونت بھی فراہم کی جائے گی اور ان طلباء کو اسناد بھی جاری کی جاسکتی ہیں۔اس کی ایک شکل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کہ ایک سمر کیمپ ان طلباء وطالبات کے لئے منعقد کیا جائے جو اس نصاب کے چند حصے پڑھ چکے ہوں اس طرح ان کے لئے Revision بھی ہو جائے گا اور ان کا قرآن فہمی سے تعلق بھی بڑھے گا۔

۳۳۔ کیا غیر مسلم طلباء وطالبات اس نصاب سے استفادہ کرسکتے ہیں؟

یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں غیر مسلم خاندان بھی رہتے ہیں جن کے بچے ہمارے اسکولوں میں زیر تعلیم بھی ہیں۔یہ بچے دیگر مضامین کی طرح اسلامیات کی کلاس میں بھی شریک ہوتے ہیں۔دی علم فاؤنڈیشن سے منسلک بعض اسکولوں میں بھی غیر مسلم طلباء وطالبات پڑھتے ہیں اور ان کے والدین کی طرف سے کوئی رکاوٹ کا معاملہ بھی سامنے نہیں آیا ہے۔اگر کوئی رکاوٹ نہیں ہے تو ان طلباء و طالبات کو بھی یہ نصاب ضرور پڑھایا جائے۔ویسے بھی بنیادی اخلاقی تعلیمات تو تمام مذاہب میں ایک ہی ہیں تو کیوں نہ ہم ان کو وہ تعلیمات سکھا کر ان کی دل جوئی کریں اور اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کا پیغام ان تک پہنچادیں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ ﷻ ان کو اسلام کی طرف رغبت عطا فرمادے۔

۳۴۔ کیا یہ نصاب عمومی طور پر مارکیٹ میں دستیاب ہے؟

ابھی تک دی علم فاؤنڈیشن نے اپنی مطبوعات کو مارکیٹ میں پیش کرنے کا ارادہ نہیں کیا ہے۔ارادہ یہ ہے کہ ہم ان اسکولوں اور تعلیمی اداروں کو یہ نصاب فراہم کریں جہاں اسے باقاعدہ پڑھایا جائے اور اس کی نگرانی بھی ہو سکے اور ہمارے لئے ان سے رابطہ بھی ممکن ہو۔فی الحال یہ نصاب مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہے۔ تاہم ہماری ویب سائٹ سے اسے Download کیا جاسکتا ہے۔

۳۵۔ اس نصاب کو کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے؟

جو ادارے یا اسکول اس نصاب کو حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ دی علم فاؤنڈیشن سے ویب سائٹ، ای میل، فون یا خط و کتابت کے ذریعے رابطہ کریں تو ہم ان کو Sample فراہم کر دیں گے۔ پھر اس کے بعد وہ اگر مطمئن ہوں اور اپنے ادارہ یا اسکول میں اس نصاب کو اختیار کرنا چاہیں تو ہمیں اپنے طلباء و طالبات کی تعداد با قاعدہ طور پر بتادیں ہم ان کو ان شاء اللہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کی کتابیں اور "رہنمائے اساتذہ" فراہم کر دیں گے۔

۳۶۔ اس نصاب کی وسیع پیمانے پر تشہیر کیوں نہیں کی جارہی؟

کوشش یہ کی گئی ہے کہ ہم ذہن (Like Minded) اور دین کا درد رکھنے والے لوگوں سے ذاتی طور پر رابطہ کیا جائے۔ نیز جن ۸۰۰ اسکولوں میں یہ نصاب جاری ہے ان کے اساتذہ یا طلباء کے والدین نے کسی کو بتایا تو ہم نے ان کو بھی یہ نصاب فراہم کیا۔ اسی طرح یہ کام الحمدللہ ذاتی رابطہ سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اسی وجہ سے تشہیر کی اب تک کوئی خاص ضرورت پیش نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص نیت عطا فرمائے۔ آمین! الحمدللہ ہمیں پُر خلوص لوگ ملتے جا رہے ہیں اور یہ کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

۳۷۔ اس نصاب کا ہدیہ کیا ہے؟

اس نصاب کا کوئی ہدیہ نہیں رکھا گیا ہے اور الحمدللہ اب تک کی پالیسی کے مطابق یہ کتابیں اسکولوں اور تعلیمی اداروں کو بغیر کسی ہدیہ کے فراہم کی جارہی ہیں۔ بنیادی مقصد قرآنِ حکیم اور مخلوقِ خدا کی خدمت ہے۔ تاہم کوئی اسکول یا ادارہ اس حوالہ سے دی علم فاؤنڈیشن سے تعاون کرنا چاہے تو ایسا ممکن ہے۔

۳۸۔ اگر کوئی اس کارِ خیر میں تعاون کرنا چاہے تو اس کا کیا طریقہ کار ہے؟

بہت سے افراد جو ہماری قرآنی خدمات سے اتفاق کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اگر کسی کا ایسا ارادہ ہو تو ہم سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ ان کے اطمینان پر ہم ان کو اپنا اکاؤنٹ نمبر بھی دے سکتے ہیں کہ وہ خود اپنا مالی تعاون جمع کرا دیں اور رسید ہم سے حاصل کرلیں۔ مگر یہ سب اس وقت ہے کہ جب کوئی رضاکارانہ طور پر ایسا کرنا چاہے ورنہ چندہ جمع کرنا ہمارے پیش نظر نہیں ہے۔

۳۹۔ کیا یہ نصاب انگریزی میں دستیاب ہے؟

الحمدللہ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے پہلے حصّہ کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے جو مارچ ۲۰۱۷ میں شائع ہو کر استفادہ کے لئے دستیاب ہو گا۔ حصہ اول کے رہنمائے اساتذہ پر کام جاری ہے جو جلد ہی انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔

۴۰۔ کیا یہ نصاب آن لائن موجود ہے؟

ہماری ویب سائٹ www.tif.edu.pk پر اس نصاب کے جو حصے شائع ہو چکے ہیں وہ "رہنمائے اساتذہ" کے ساتھ موجود ہیں اور اس کے علاوہ اس نصاب کی تعارفی ویڈیو، قرآن کوئز، آرٹ اور تقریری مقابلہ برائے حصہ اول پر مبنی ویڈیو، اساتذہ کے لئے ہدایات پر مبنی ویڈیو، ڈیمو کلاس اور عمومی طور پر پوچھے جانے سوالات (FAQs) پر مبنی ویڈیو بھی موجود ہے۔ یہ سب کچھ Download کر کے استفادہ کے لئے دستیاب ہے۔

۴۱۔ اگر کوئی ادارہ اس نصاب کو شائع کرنا چاہے تو کیا یہ ممکن ہے؟

اگر کوئی ادارہ اپنے طلباء و طالبات کے لئے اس نصاب کو شائع کرنا چاہے تو یہ ممکن ہے۔ اگر طلباء کی تعداد کم ہو تو وہ ادارہ سے ہی یہ نصاب حاصل کر لیں۔ اگر بہت بڑے پیمانے پر شائع کرانا چاہتے ہیں تو وہ ادارے کی تحریری اجازت اور باہمی مشاورت کے بعد اسے شائع کر سکتے ہیں۔ تاہم ہمارے شائع شدہ نصاب میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔ ادارے کا کوئی تجارتی مقصد نہیں ہے اس لئے ہم چاہیں گے کہ کوئی اور ادارہ بھی اس نصاب کی اشاعت سے تجارتی نفع حاصل نہ کرے۔

۴۲۔ کیا جماعت دہم (X) کی اسلامیات کے نصاب کے لئے کوئی کتاب شائع کی گئی ہے؟

چونکہ دسویں جماعت کی اسلامیات کی کتاب میں کچھ مدنی سورتیں شامل ہیں۔ کچھ اسکولوں کی طرف سے یہ تقاضا آیا ہے کہ آئندہ دی علم فاؤنڈیشن کی طرف سے اسلامیات کی کتاب بھی شائع کی جائے۔ ان شاءاللہ مستقبل میں اس کام ارادہ ہے۔ تاہم اس وقت ہماری تمام تر توجہ مطالعۂ قرآن حکیم کے نصاب کی تکمیل پر ہے۔ جو طلباء و طالبات اس نصاب کو مکمل طور پر پڑھ کر دسویں جماعت میں پہنچیں گے وہ ان متعین مدنی سورتوں کا مطالعہ کر چکے ہوں گے۔ ان شاءاللہ۔

۴۳۔ "دی علم فاؤنڈیشن" کی اور کیا خدمات ہیں؟

"دی علم فاؤنڈیشن" کی ایک اہم خدمت تو مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء و طالبات کے نصاب کی تیاری ہے۔ اس نصاب اور سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے دی علم فاؤنڈیشن سے منسلک اسکولوں کے درمیان مختلف نوعیت کے مقابلہ جات بھی کرائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اساتذہ کی عمومی اور پیشہ ورانہ تربیت کا بھی ایک پورا نظام بھی موجود ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کی طرف سے مختلف مواقع پر مثلاً رمضان المبارک، ربیع الاول میں سیرت النبی ﷺ، عید الاضحیٰ کے موقع پر حج اور قربانی کے حوالہ سے کچھ کتابچے (Booklets) وقتاً فوقتاً شائع کیئے گئے۔ ادارہ سے منسلک اسکولوں کے اساتذہ کے لئے تدریس سے متعلق مختلف مدتوں اور نوعیتوں کے کورسز اور ورک شاپس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسکولوں کی ضروریات کے مطابق ان کے ہاں جا کر بھی اساتذہ کے لئے مختلف تربیتی پروگرام نیز طلباء و طالبات اور والدین کے لئے بھی لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۴۴۔ ”دی علم فاؤنڈیشن“ کا دفتر کہاں ہے اور کس سے رابطہ کیا جائے؟

"دی علم فاؤنڈیشن" کا مکمل ایڈریس، فون نمبر اور ای میل ایڈریس مطالعہ ٔقرآنِ حکیم کی ہر کتاب پر موجود ہے۔ اس نصاب اور دی علم فاؤنڈیشن کے بارے میں کوئی بھی تجویز اور مشورہ دینا ہو یا کوئی اور سوال پوچھنا ہو تو اتوار کے علاوہ صبح ۹ بجے سے شام ۵ بجے تک فون، ای میل، اسکائپ، فیس بُک کے ذریعے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

The ILM Foundation (TIF)

3/63, Block-3, D.M.C.H. Society, Karachi-74800, (Pakistan)
Phone: (92-21) 3430 4450-51, Mobile: 0335-3399929
Website: www.tif.edu.pk
Email: info@tif.edu.pk, tif1430@gmail.com
Skype: tif.quranproject
Facebook: tif.quranproject